سوال

مغرب کی اذان کے بعد کتنے منٹ تک قیام کر سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وسنت میں اذان اور اقامت کے درمیانی وقت کی کوئی تحدید نہیں کی گئی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے، سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا (سنن أبي داود، الصلاة: 426) (صحیح)

نماز اول وقت میں ادا کرنا۔

اس لیے اگر انسان نے اکیلے نماز ادا کرنی ہو، قریب کوئی مسجد نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ جوں ہی نماز کا وقت داخل ہو، نماز ادا کر لے۔

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقت ضرور دینا چاہیے کہ لوگ آسانی کے ساتھ وضو وغیرہ کر کے مسجد میں آ جائیں۔

مغرب کی نماز میں افضل یہ ہے کہ اذان کے تھوڑی دیر بعد ہی نماز ادا کر لی جائے۔ نبی کریم ﷺ بھی مغرب کی نماز اذان کے کچھ ہی دیر بعد ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اذان کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے، پھر نبی کریم ﷺ تشریف لاتے اور اقامت کہی جاتی، اس کے بعد نماز ادا کی جاتی تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُمْ كَذَلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ، قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، وَأَبُو دَاوُدَ: عَنْ شُعْبَةَ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ (صحيح البخاري، الأذان: 625)

جب مؤذن اذان کہتا تھا تو نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات کھڑے ہوتے اور ستونوں کے پاس جانے میں جلدی کرتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو بھی اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، نیز اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداود حضرت شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا تھا۔

اگر لوگوں کو مشقت نہ ہو تو عشاء کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

سیدنا عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا: اللہ کے رسول! نماز پڑھائیں، اب تو عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ اس وقت آپ حجرے سے برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، فرمانے لگے: "اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتی تو میں اس وقت انہیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔" ایک روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! عورتیں اور

بچے سوگئے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ باہر تشریف لائے جبکہ آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے : "اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اس نماز کا عمدہ وقت یہی ہے۔ **(صحيح البخاري، التمنى : 7239)**

شدید گرمی کے دنوں میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ مؤذن نے نماز ظہر کے لیے اذان دینے کا ارادہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا : ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' اس نے کچھ دیر بعد پھر اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا : ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' تا آنکہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا :

اِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ) صحیح البخاری، مواقیت الصلاۃ : 539)

گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے، اس لیے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔

واللہ أعلم بالصواب